روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 207 | اتوار - 20 ربیع الثانی - 1416ھ، 17 تبوک 1374ھش، 17 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو

تم کو چاہئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن مجید کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قُرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سیّد ہوں، حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں یہ فرماتا ہے۔ (-) کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ (-) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 146)

ہماری جماعت کو اخلاق میں ایک نمونہ ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔

میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہئے کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔

کبھی طعنہ سے کام نہ لو۔ میرے نزدیک بچے مذہب کے پیروؤں کا دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آ جانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے۔ کیونکہ دلیل تو خدا کی دی ہوئی چیز ہے کہ جیسے ایک جوان آدمی ایک بچہ پر ہنسے۔ دوسروں کی کمزوری تو بچوں کی طرح ہے جو آباؤ اجداد سے چلی آئی ہے۔ اس لحاظ سے ان میں ایک طبعی کمزوری ہے۔ اور دوسرے کی دی ہوئی طاقت کے باعث دوسرے کو کمزور سمجھنا شرافت کے خلاف ہے۔

پس گفتگو میں تحمل اور شیرینی پیدا کرو۔ قربانی و ایثار کا مادہ ہو۔ ہمدردی اور محبت ہو۔ طعن اور طنز و تشنیع نہ ہو۔ پھر اس کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کا جوش ہو۔ وہ جوش جو لڑائی کو دیکھ کر اور مباحثات میں پیدا ہوتا ہے وہ سچا جوش نہیں ہوتا۔ اگر یہی سچا جوش ہے تو وہ غنڈوں میں بھی موجود ہے۔ اب کیا تمام غیرت (دینی) ان غنڈوں

باقی صفحہ 8 پر

ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مورخہ 7- ستمبر 1995ء کو بعد عصر بیت اقبال دار النصر غربی میں عزیزہ ساجدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم مرزا ظہور احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم محمد رمضان صاحب ٹھیکیدار (وفات یافتہ) دار الیمن غربی بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر اور عزیزہ خالدہ پروین صاحبہ بنت مکرم مرزا ظہور احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم بشارت احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ (وکالت تعلیم) ابن مکرم رحمت علی صاحب محلہ دار الیمن وسطی بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے پڑھائے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان رشتوں کو بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم کمال الدین صاحب (کارکن نظارت تعلیم) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-9-8 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچی کا نام عائشہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم جمال دین صاحب پنشنر دفتر انصار اللہ پاکستان کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف وزیر آباد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم حافظ عبد الکریم صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-9-5 کو بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت عبد النور نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم قاری احمد علی صادق رانجھا صاحب دار الیمن وسطی ربوہ 95-8-18 سے بعارضہ قلب صاحب فراش ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز اسد احمد بعمر چار ماہ ابن مکرم محمد اسحاق صاحب نارنگ منڈی ڈیڑھ ماہ کا تھا تو اس کے معدہ کا آپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد اکثر پیچش کی بیماری میں مبتلا رہتا ہے۔ عزیز کی کامل شفاء یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17- تبوک 1374 ھش 17 - ستمبر 1995ء

کامیابی کیلئے مقصد کا واضح ہونا

کامیابی اس بات کا نام ہے جو کچھ آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حاصل کرلیں یعنی آپ کا مقصد پورا ہو جائے۔ اچھی باتوں میں بھی اور بری باتوں میں بھی۔ کامیابی اسی بات کو کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے جو کچھ کرنا تھا۔ اس کا نتیجہ آپ کی مرضی کے مطابق نکلا۔ بری باتوں میں اگر کامیابی ہو تو اگرچہ بظاہر اسے کامیابی ہی کہا جائے گا۔ لیکن یہ کامیابی کے لفظ سے استہزاء ہو گا۔ کامیابی ہو تو اچھی باتوں میں ہو۔ اچھا مقصد ہو اور اسے پورا کر لیا جائے۔ یہ تو حقیقی کامیابی ہے۔ لیکن کوئی برا مقصد سامنے رکھ کر اسے پورا کر لینا کامیابی کی ہتک کہا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی کہنا ضروری ہے کہ کامیابی کے اظہار کا تعلق اس بات سے ہے کہ انسان کا مقصد واضح ہو اسے اپنی منزل کا پتہ ہو اور وہ اس منزل پر پہنچنے کا راستہ بھی جانتا ہو۔ وہ اس راستے پر چلے اور اپنی منزل پر پہنچ جائے تو کہا جا سکتا ہے اس نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ لیکن اگر انسان کو منزل ہی کا نہ پتہ ہو اور وہ راستہ بھی نہ جانتا ہو تو کامیابی سے ہمکنار ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایسی کامیابی کے لئے کوشش کرنا بھی بے معنی بات ہے۔ جب کسی کو اس کے مقصد کا ہی علم نہیں جب کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کس راستے پر چلے اور کہاں پہنچے تو اسے کامیاب کیسے کہا جا سکتا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اپنے مقصد کا تعین کرنا چاہئے۔ اور جب مقصد کا تعین کر لیا جائے تو پھر اس راستے کو واضح کرنا چاہئے جس راستے پر چل کر ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ دنیا کے ہر کام میں کامیابی کا یہی طریق ہے۔ مقصد واضح نہ ہو۔ راستے کا علم نہ ہو تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے ہمارا مقصد واضح ہے اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو اس مقصد کو نہ جانتا ہو۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے جو راستہ اختیار کرنا چاہئے اس سے بے خبر ہو۔ ہمارا مقصد ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کے دروازے تک لانا ہے اس لئے ہم نے اس بات کا نام دعوت الی اللہ رکھا ہے۔ خدا کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور اگر دیکھا جائے تو ہر عقل مند انسان اس بات سے متفق ہو گا کہ سب سے اچھا اور سب سے بڑا مقصد دعوت الی اللہ ہی ہے۔ لوگوں کو بتایا جائے ان پر واضح کیا جائے کہ خدا کیا ہے۔ خدا سے کیسے تعلقات ہونے چاہئیں۔ خدا کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اور خدا ہمارے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔ اس مقصد کو لے کر ہم چلے ہیں اور ہم میں سے ہر شخص زندگی بھر اسی مقصد کو حاصل کرتے رہنے کی آرزو رکھتا ہے۔ یہ مقصد ہے بھی ایسا کہ کسی محدود وقت میں اس کا حاصل کر لیا جانا ممکن نہیں۔ دنیا کا ہر فرد جو اس وقت سطح زمین پر موجود ہے اگر وہ ہماری اس دعوت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تک پہنچ بھی جائے تو یہ مقصد کا پورا پورا حصول نہیں۔ کیونکہ آج سے بعد دنیا میں آنے والے لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ ہی کی طرف لے جانا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی کے ایمان سے ان لوگوں کے دلوں کو منور کرنا ہے۔ یہ ایک تسلسل چاہتا ہے۔ یہ کام صرف ہماری اپنی زندگی تک کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر آنے والی نسل کا یہی کام ہے۔ جو کام ہم کر رہے ہیں وہی ہماری آئندہ نسلیں بھی کریں گی اور اس کے لئے راستہ خدا تعالیٰ نے متعین کر دیا ہے اس راستے پر چلتے ہوئے دعوت الی اللہ کرتے رہنا اور اس مقصد میں حتی الامکان کامیابی حاصل کرتے رہنا ہماری زندگی کا منتہائے مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

جو جاذبِ نظر ہو وہ منظر دکھایئے
ہر اِک حسین چیز سے پردہ اُٹھایئے
میرے جُنونِ شوق کو کچھ اعتماد دیں
دونوں جہان تج کے مرے پاس آیئے

ابوالاقبال

دین کے کردار سے ملتا ہے سب عزّو شرف
خُود خُدا دیتا ہے اَیسوں کو سعادت کی نَوِید
مہبطِ انوار بن جاتے ہیں ان کے قلب و جاں
ان کا ہر اِک فرد بن جاتا ہے اِک فردِ وحید

دوستوں نے داد دی ہے آپ کو دل کھول کر
آپ کا ہر کام میدانِ عمل میں ہے اَہم
اپنے سینے میں اسے رکھنے کا مطلب کیا ہُوا
آپ اسے تاریخ کے اوراق میں کر دیجے ضَم

بچپنے سے اپنے بچوں کو سکھاؤ کارِ خیر
ان کو بتلاؤ کہ وہ کیا کچھ کریں کیسے کریں
ہر قدم پر ہوں تمہارے مشوروں سے مُستفید
نیکیوں کا شوق ہو اور ہر بدی سے وہ ڈریں

احمدیہ ٹی وی کی ہے دنیا میں یہ پہچان
اس کی ہر اِک بات بناتی ہے بہتر انسان
گھر پر سب افراد ہمیشہ ہوتے ہیں محظوظ
اس کو دیکھ کے سب کے دل میں بڑھتا ہے ایمان

خدا کی پشت پناہی کا ہے انہیں اعزاز
قدم قدم پہ ترقی کا ہے یہی اِک راز
جو اپنے عہدہ و پیشہ سے کر رہے ہیں وفا
زمانہ خوب سمجھتا ہے یہ ہے اِک اعجاز

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رہے کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے۔ کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔ جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں۔ سب مالک کا ہے۔ اس صورت میں اپنے مالک کو یہ کہنا اس کے لئے ناجائز ہو جاتا ہے کہ فلاں مالی یا جانی معاملہ میں میرے ساتھ انصاف کر۔ کیونکہ انصاف حق کو چاہتا ہے۔ اور وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو چکا ہے۔ اسی طرح انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھایا۔ (اور ہم اسی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں کا اقرار کیا) یعنی ہمارا مال۔ جان۔ بدن۔ اولاد۔ سب خدا کی ملک ہے۔ تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو درحقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں۔ اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے۔ اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجا لائے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے۔ اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ کلام الٰہی کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں۔ جس طرح وہ کبھی گناہ کی سزا دیتا ہے ایسا ہی وہ کبھی گناہ کو بخش بھی دیتا ہے۔ یعنی دونوں پہلوؤں پر اس کی قدرت نافذ ہے۔ جیسا کہ مقتضائے مالکیت ہونا چاہئے۔ اور اگر وہ ہمیشہ گناہ کی سزا دے تو پھر انسان کا کیا ٹھکانہ ہے بلکہ اکثر وہ گناہ بخش دیتا ہے۔ اور تنبیہ کی غرض سے کسی گناہ کی سزا بھی دیتا ہے۔ تا غافل انسان متنبہ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ جیسا کہ کلام الٰہی میں ہے اور جو کچھ تمہیں کچھ مصیبت پہنچتی ہے پس تمہاری بد اعمالی کے سبب سے ہے۔ اور خدا بہت سے گناہ بخش دیتا ہے اور کسی گناہ کی سزا دیتا ہے۔ پھر اسی میں یہ آیت ہے یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی بدیاں ان کو معاف کر دیتا ہے۔ کسی کو یہ دھوکہ نہ لگے کہ کلام الٰہی میں یہ آیت بھی ہے یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا۔ وہ اس کی سزا پائے گا۔ پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں۔ کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے۔ اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ نہ ذنب کا تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا۔ ورنہ سارا کلام الٰہی اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں فرمایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور نیز ان لوگوں سے پیار کرتا ہے کہ جو اس بات پر زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح گناہ سے پاک ہو جائیں۔ غرض ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا تعالیٰ کے اخلاق عفو اور درگزر کے برخلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے نہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح جیسا کہ اس نے کلام الٰہی کی پہلی سورۃ میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا ہے یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ہے اور ظاہر ہے کوئی مالک مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ حقوق اللہ۔ دوسرے حقوق العباد۔ اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے۔ اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ (مجھے پکارو میں جواب دوں گا) میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ﷺ ہے۔ حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت ﷺ آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے۔ اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسا کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع انسان کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی۔ اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجے کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ اور ان سے محبت کرنی چاہئے۔ کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔

بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔

یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو (اللہ کے اخلاق اختیار کرو) میں پیش کی گئی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

کشمیر کاز

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے 12۔ جون 1931ء کو فرمایا:۔

کشمیر ایک ایسا ملک ہے جسے صنعت و حرفت کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔ اس ملک کے مسلمانوں کو ترقی دے کر ہم اپنی صنعتی اور حرفتی پستی کو دور کر سکتے ہیں۔ اس کی آب و ہوا ان شدید تغیرات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے جو پنجاب میں پائے جاتے ہیں بارہ مہینے کام کے قابل ہے۔ ہندوستان کی انڈسٹریل ترقی میں اس کا موسم بہت حد تک روک ہے۔ لیکن کشمیر اس روک سے آزاد ہے اور پھر وہ ایک وسیع میدان ہے جس میں عظیم الشان کارخانوں کے قائم کرنے کی پوری گنجائش ہے پس تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس ملک کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں جس کے سامان بعض لوگ پوری طاقت سے پیدا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اخبارات جیسے انقلاب' مسلم آؤٹ لک' سیاست اور سن رائز اور اسی طرح نیا اخبار کشمیری مسلمان جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں بہت کچھ حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن خالی اخبارات کی کوششیں ایسے معاملات میں پورے طرح سے کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ضرورت ہے کہ ریاست کشمیر کو اور گورنمنٹ کو اس بات کا پوری طرح سے یقین دلا دیا جائے کہ اس معاملہ میں سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ بڑے ہوں یا کہ چھوٹے ہوں کشمیر کے مسلمانوں کی تائید اور حمایت کرتے ہیں۔ اور ان مظالم کو جو وہاں کے مسلمانوں پر جائز رکھے جاتے ہیں کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ریاست پر اور گورنمنٹ پر زور ڈالنے کے سامان مفقود نہیں ہیں۔ ہم دونوں طرف زور ڈال سکتے ہیں۔ ضرورت صرف متحدہ کوشش اور عملی جدوجہد کی ہے۔

میں نے مطالبات کو جو مسلمانان کشمیر کی طرف سے مسٹر ویک فیلڈ کے پیش ہوئے ہیں دیکھا ہے۔ میرے نزدیک وہ نہایت ہی معقول اور قلیل ترین مطالبات ہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں ان میں اس مطالبے کو بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ کشمیر کے علاقہ میں انجمنیں قائم کرنے پر جو روک پیدا کی جاتی ہے اس کو بھی دور کیا جائے۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہی پونچھ کے علاقے میں بھی روک ہوتی ہے اور اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح تحریر و تقریر کی مکمل آزادی کا مکمل مطالبہ کیا گیا ہے اسی طرح اجتماع کی مکمل آزادی کا بھی مطالبہ کیا جائے۔ اور میرے نزدیک علاقہ کشمیر کے مسلمانوں کے زمیندارہ حقوق ان پر نظر ثانی کا مطالبہ بھی ہونا چاہئے۔ کشمیر کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ زمیندار ہے لیکن وہ لوگ ایسے قیود میں جکڑے ہوئے ہیں کہ سر اٹھانا ان کے لئے ناممکن ہے۔ عام طور پر کشمیر کے علاقہ میں کسی نہ کسی بڑے زمیندار کے قبضہ میں جائیدادیں ہوتی ہیں اور وہ لوگ انہیں تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دو چار مسلمان زمیندار بھی ہیں۔ لیکن دو چار مسلمانوں کی وجہ سے کشمیر کے لاکھوں مسلمانوں کو غلام نہیں بنے رہنے دینا چاہئے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر ہمیں کشمیر و جموں کے مسلمانوں کی آزادی کا سوال حل کرنا مطلوب ہے تو اس کا وقت اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے نتیجہ میں قدرتی طور پر انگلستان اپنے قدم مضبوط

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق گورداسپوری

سیرالیون کی بعض یادیں

سیرالیون مشن جماعت احمدیہ میں اس لحاظ سے اب خاصی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ جب سے ہمارے پیارے امام نے عالمی بیعت کا اعلان فرمایا ہے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنوں میں سے سب سے زیادہ بیعتیں اس ملک میں ہوئی ہیں جن کی تعداد لاکھوں تک شمار ہوتی ہے جس کے لئے وہاں کے امیر و مربی انچارج مکرم خلیل احمد صاحب مبشر اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دوسرے مربیان و معلمین دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اس ملک میں احمدیت کا نفوذ پہلے جماعتی لٹریچر کے ذریعہ ہوا پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک رفیق حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ 1921ء میں احمدیت کا پیغام وہاں پہنچا۔ اس کے بعد 1937ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے ذریعہ وہاں ایک مستقل مشن کی بنیاد پڑی چند سال بعد 1940ء میں محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بھی آپ سے آملے ان دونوں مجاہدین نے نہایت ہی مشکل حالات میں اور ہر قسم کی مالی تنگی کے باوجود ملک کے طول و عرض میں ٹرکوں کے ذریعہ اور پیدل سفر کر کے احمدیت کا پیغام اہل سیرالیون تک پہنچانے کی کوشش کی ان کی دن رات کی کاوشوں، جدوجہد۔ بے لوث خدمت اور جذبہ ایثار قربانی کے نتیجہ میں جگہ جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں قائم ہو گئیں۔

یہ مشکلات مالی تنگی اور ذرائع رسل و رسائل سے احمدیہ مشن کی محرومی ایک لمبے عرصہ تک جاری رہی مگر ابتدائی مربیان نے ان سب حالات کا بڑے صبر و ثبات کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جنگلوں۔ پہاڑوں اور ندی نالوں کو پیدل یا پھر جو بھی اس وقت لوکل ذرائع آمد و رفت موجود تھے ان کو استعمال میں لاتے ہوئے ان کو عبور کیا اور احمدیت کی اشاعت اور دین حق کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں کوشاں رہے اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی چلی گئی۔

خاکسار جب پہلی بار دسمبر 1952ء میں سیرالیون پہنچا تو مشن کی حالت ابھی ایسی ہی تھی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے مربیان کو عام ٹرکوں میں سفر کرنا پڑتا جن میں بسا اوقات چاولوں یا دیگر اجناس کی بوریاں لدی ہوتیں اگر کوئی ڈرائیور اچھا ہوتا تو فرنٹ سیٹ پر جگہ دے دیتا ایسی کشتیوں میں دریا عبور کرنے پڑتے جن میں ہر قسم کا ساز و سامان لدا ہوتا یا پھر پیدل جنگلوں میں سفر کرنا پڑتا۔

جب کہ دوسری طرف عیسائی مناد کاروں میں ادھر ادھر پھرتے۔ ہمارے مشن کے صرف اس وقت چند پرائمری سکول تھے جبکہ عیسائیوں کے سینکڑوں پرائمری اور سیکنڈری سکول قائم تھے ہمارے مشن کا کوئی ہسپتال نہیں تھا جب کہ عیسائیوں کے درجنوں اعلیٰ درجہ کے ہسپتال تھے یہ وہ حالات تھے جن میں خاکسار 1952ء میں بغرض دعوت الی اللہ سیرالیون پہنچا۔

اس وقت کے بعض یادگاری سفروں کا ذکر کرنا یہاں مقصود ہے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ اس مشن کو جس کا آغاز نہایت ہی بے سرو سامانی کی حالت میں ہوا اس کو خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ کئے گئے وعدوں کے مطابق کہ "میں تیرے خاص محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا" کس قدر شاندار ترقیات سے نواز رہا ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد پر مشتمل سینکڑوں جماعتیں وہاں قائم ہو چکی ہیں ایک سو سے زائد احمدیہ پرائمری سکول اور درجنوں سیکنڈری سکولز کھل چکے ہیں جن کے دروازے ہر مذہب و ملت اور ہر رنگ و نسل کے بچوں کے لئے کھلے ہیں ہسپتال قائم ہو چکے ہیں جن میں مشن کے تحت بنی نوع انسان کے جسمانی دکھوں کا علاج کیا جاتا ہے اس کے مربیان۔ اساتذہ اور ڈاکٹرز کے پاس بھی اب کاریں ہیں جیپیں ہیں جن میں وہ ملک کے کونے کونے میں پہنچ کر دین حق کا پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں اس کے کئی ایک مشن ہاؤسز اور کثیر التعداد بیوت الحمد ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ احمدیت کی آغوش میں آرہے ہیں۔

جنگل میں ایک سفر

اگست 1956ء میں خاکسار جنوبی صوبہ کی بعض جماعتوں کے دورہ پر گیا اس وقت طریق یہ تھا کہ مختصر بستر اور کھانے کی بعض اشیاء بھی ساتھ لے جانی پڑتیں کیونکہ گاؤں میں اکثر روٹی وغیرہ نہیں ملتی تھی چنانچہ خاکسار نے چند جماعتوں کے دورہ کے بعد ایک جماعت والہوں (Walihun) جانا تھا جو جنگل میں سڑک سے قریباً 5 میل دور واقع تھی چنانچہ میں بذریعہ ٹرک ایک گاؤں بینڈو (Baindu) پہنچا عصر کا وقت ہو چکا تھا وہاں سے راستہ والہوں جاتا تھا سامان ایک سڑک کے کنارے دوکاندار کے پاس چھوڑا کہ اگلے روز والہوں سے کسی احمدی کو بھجوا کر منگوا لوں گا اور اس سے والہوں کا راستہ پوچھ کر اس پہ چل نکلا یہ ایک پگ ڈنڈی تھی جو جنگل میں سے جاتی تھی اگست کا مہینہ وہاں بارشوں کا موسم ہوتا ہے لہٰذا بادل بھی آگئے اور بوندا باندی شروع ہو گئی اسی حالت میں خاکسار جنگل میں پیدل پگ ڈنڈی پر جا رہا تھا کہ آگے راستہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اب مجھے تو علم نہیں تھا کہ والہوں کی طرف کونسا راستہ جاتا ہے لہٰذا میں وہاں چوراہے پر بیٹھ گیا اور خدا تعالیٰ سے رہنمائی اور مدد کے لئے دعائیں کرنے لگا اسی اثناء میں پیچھے سے ایک دوست آگئے اور انہوں نے والہوں کے راستہ کی رہنمائی کی اور خود دوسرے راستہ پہ چل پڑا پھر جنگل میں ادھر ادھر بندر درختوں پر پھلانگتے ہوئے نظر آ رہے تھے اندھیرا بھی ہو رہا تھا جس سے دل میں طبعاً خوف سا پیدا ہوا لیکن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعائیں کرتا ہوا چلا جا رہا تھا پھر جب دیکھا کہ اندھیرا بڑھ رہا ہے بارش بھی شروع ہو گئی ہے تو میں نے دوڑنا شروع کر دیا اسی حالت دوڑتے ہوئے میں جنگل سے باہر نکل آیا اور آگے کچھ فاصلہ پر والہوں گاؤں بھی نظر آ گیا جس سے دل کو تسلی ہوئی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جب گاؤں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا احمدی احباب بیت الذکر میں عبادت کی ادائیگی کے لئے جمع تھے مجھے ایسے وقت میں دیکھ کر سخت حیران ہوئے اور پوچھنے لگے کہ میں کس راستے سے آیا ہوں جب میں نے سارا قصہ سنایا تو وہ کہنے لگے اس راستے سے تو ہم بھی بہت کم آتے جاتے ہیں کیونکہ ایک تو جنگل میں بعض خطرناک بندر ہیں جو انسان پر حملہ آور ہوتے ہیں دوسرے اس جنگل میں ان دنوں مردوں کی ایک سوسائٹی پورو کا قیام ہے اور وہ جب کسی آدمی کو خصوصاً سفید آدمی کو دیکھتے ہیں تو اسے جان سے مار دیتے ہیں اور اس کے بعض اعضاء بطور دوائی استعمال کرتے ہیں۔

بہرحال ایسے خطرناک راستے سے خدا تعالیٰ کے فضل اور احمدیت کی برکت سے بخیریت منزل مقصود تک پہنچ گیا۔

بادبانی کشتی میں سفر

روکوپر کی جماعت سیرالیون کے شمالی صوبہ میں واقع ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی جب 1937ء میں سیرالیون تشریف لائے تو فری ٹاؤن کے بعد آپ روکوپر 1938ء میں تشریف لے گئے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو وہاں پہلی جماعت احمدیہ قائم کرنے اور ایک پرائمری سکول جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی یہ قصبہ دریا کے کنارے ہے جو سمندر سے آتا ہے اس لئے صبح کے وقت پانی چڑھتا ہے اور شام کو اتر جاتا ہے اس میں مگرمچھوں کی بہتات ہے وہاں جانے کے لئے اس وقت ایک ہی راستہ تھا کہ کشتی کے ذریعہ فری ٹاؤن سے وہاں جاتے تھے دوسرا سڑک کا راستہ ایک تو لمبا تھا دوسرے اس راستے میں ایک دریا تھا جس پر کوئی پل نہیں تھا وہ بھی کشتی کے ذریعہ عبور کرنا پڑتا تھا 1955ء میں خاکسار دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں وہاں متعین تھا 10۔ جولائی 1955ء کو خاکسار نے ایک گاؤں مانبولو (Manbolo) جا کر دعوت الی اللہ کا پروگرام بنایا جو اس دریا کے کنارے پر روکوپر سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر جانب فری ٹاؤن واقع تھا صبح ایک کشتی کے ذریعہ میں وہاں گیا اور سارا دن وہاں دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف رہا۔ وہاں کے پیراموٹ چیف اور دیگر سرکردہ احباب سے ملا انفرادی اور اجتماعی رنگ میں فریضہ دعوت الی اللہ ادا کیا اور عصر کے وقت واپسی کا پروگرام بنایا جب میں دریا کے کنارے گیا تو معلوم ہوا کہ سب مسافر کشتیاں جا چکی ہیں اب صرف ایک بادبانی کشتی تھی جس میں چاولوں کی بوریاں لدی تھیں اور وہ روکوپر جا رہی تھی چنانچہ میں بھی اس میں سوار ہو گیا ابھی ہم نے کچھ ہی فاصلہ کیا تھا کہ طوفان بادوباراں شروع ہو گیا جس سے دریا کی لہریں بلند ہونے لگیں۔ اور کشتی کو خطرہ پیدا ہو گیا پھر مزید یہ کہ بادبان ٹوٹ گئے اور کشتی بجائے آگے جانے کے پیچھے کی طرف چلنے لگی کیونکہ ہوا کا دباؤ آگے کی طرف سے تھا۔ چنانچہ ہوا نے ہماری کشتی کو دریا کے کنارے درختوں میں دھکیل دیا اور ہم نے درخت کو پکڑ کر اپنے آپ کو بچایا۔ ایسے موقع پر خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرنے کا موقع ملا چنانچہ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کچھ دیر بعد ہوا تھم گئی اور کشتی کو اب چپوؤں سے چلایا جانے لگا اور کشتی آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی گو وقت اتنا ہو چکا تھا کہ اسی حالت میں چلتے ہوئے رات کے پتہ نہیں کس حصہ میں 'روکوپر' پہنچتے وہ لوگ تو ایسی باتوں کے عادی تھے اور رات بھر بھی سفر کرتے رہتے تھے لیکن میرے لئے یہ سفر اب کافی تکلیف کا باعث بن رہا تھا گو خدا تعالیٰ نے میرے لئے غیب سے ایک سامان ایسا کر دیا کہ میں عشاء سے قبل روکوپر پہنچ گیا۔ ہوا یہ کہ اچانک فری ٹاؤن کی طرف سے ایک لانچ (بڑی کشتی) آتی ہوئی دکھائی دی جب وہ کشتی ہمارے قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ روکوپر میں ایک فرنچ کمپنی کی وکٹوریا نامی لانچ ہے جس کے کیپٹن ایک احمدی دوست (پا) ساما تھے جب کشتی ہماری کشتی کے پاس سے گزر رہی تھی تو پا سامانے مجھے دوسری کشتی میں بیٹھے دیکھ لیا چنانچہ وہ اپنی کشتی ہمارے کشتی کے پاس لے آئے اور مجھے اپنی کشتی میں سوار کر لیا اس طرح میں عشاء سے قبل روکوپر پہنچ گیا۔

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمید اللہ خاں ملک

مکرم صوفی محمد اسماعیل بٹ صاحب

آپ ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ تمام عزیز و اقارب احمدی اور مخلص احمدی تھے۔ اوائل جوانی سے خدمت سلسلہ میں کمربستہ ہو گئے۔ جماعت احمدیہ چونڈہ کے صدر اور امارت حلقہ چونڈہ کے امیر کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ خاکسار کو اندیشہ تھا کہ خدمت کے میدان میں خاکسار تازہ تازہ وارد ہوا تھا۔ اس لئے خدمت کے میدان کے کہنہ مشق کھلاڑی تازہ واردان بساط خدمت کو شاید خوشی سے قبول نہ کریں۔ لیکن خاکسار کا یہ خوف بالکل بے بنیاد ثابت ہوا۔ اور ان بزرگوں نے خاکسار کو وہ پیار دیا جو انسان کو اپنے سگے والدین سے بھی بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ محترم صوفی صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ میں ان کے پاس اپنے اہل و عیال کے ساتھ آیا کروں۔ اور پھر وہ خاکسار کی مہمان نوازی بڑے شوق اور محبت سے کیا کرتے۔ اور اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے اور بڑے اصرار کے ساتھ کھلاتے۔

آپ کی کوششوں سے جماعت کا بجٹ کئی گنا بڑھا۔ لازمی چندہ جات تحریک جدید اور وقف جدید میں اتنا اضافہ کیا کہ چونڈہ صف اول کی جماعت شمار ہونے لگا۔ اور اس اضافہ کا حسین بوجھ زیادہ تر اپنے عزیز و اقارب پر ڈالا۔ ۹۲ (بانوے) سال کی عمر میں بھی وہ وصولی کے لئے کسی کا سہارا لے کر نکل کھڑے ہوتے۔ جب کسی سے چندہ وصول کرنے جاتے تو جس وقت تک نادہند کے گھر سے چائے یا پانی وغیرہ نہ پیتے جب تک وہ چندہ ادا نہ کر دے۔ اور بہت سارے احباب اپنے بقایا جات ان کو فوراً ادا کرنے کی کوشش کرتے کہ کہیں میاں جی ناراض ہو کر بغیر چائے یا پانی پیئے چلے نہ جائیں۔ عبادات کے بہت پابند تھے۔ بیماری کی حالت میں بھی جب ہوش آتی تو عبادت کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے۔ اپنے عزیز و اقارب کو بھی عبادت باجماعت کی ادائیگی کی تلقین فرماتے رہتے۔ امامت کے بہت بڑے عاشق تھے۔ اور اپنی بڑی سے بڑی خوشی امات کے حکم پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔

۱۹۹۳ء کے آخری ایام میں میاں جی پر فالج کا حملہ ہوا۔ خاکسار عیادت کے لئے پہنچا۔ تو ان کے فرزند مکرم فیروز بٹ صاحب ایڈووکیٹ نے خاکسار کو بتایا۔ کہ میاں جی نے اپنی ڈائری میں ۹۵ء کا ہندسہ لکھ رکھا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے۔ کہ ایک دفعہ میاں جی نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی۔ کہ میری عمر کے بارہ میں مجھے اطلاع دی جائے۔ اور انہیں ۹۵ء کا ہندسہ دکھلایا گیا۔ اب معلوم نہیں کہ اس سے سن ۱۹۹۵ء مراد ہے یا عمر ۹۵ سال مراد ہے۔ ان ایام میں حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ سارے ضلع کی جماعتوں میں بھی دعا کی تحریک کی گئی۔ اور میاں جی معجزانہ رنگ میں ۱۹۹۳ء کے فالج کے حملہ سے صحت یاب ہو گئے۔ جولائی ۱۹۹۵ء میں دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ علاج کے لئے سیالکوٹ کے ایک ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ مکرم و محترم ڈاکٹر کلیم الدین ملک صاحب ایک تجربہ کار فزیشن ہیں۔ انہوں نے علاج کیا۔ لیکن وقت آچکا تھا۔ ۹۵ء کا ہندسہ سرہانے کھڑا تھا۔ ڈائری میں جو کچھ لکھا گیا اس سے ۱۹۹۵ء کا سن مراد تھا۔ پانچ چھ روز بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ 95-7-30 کی صبح کو تقریباً چھ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز چونڈہ میں دوپہر کے ایک بجے جنازہ ادا کیا۔ اور تدفین کے لئے میت کا سفر جانب ربوہ شروع ہو گیا۔

میاں جی کی خدمت میں میاں جی کے اکلوتے بیٹے مکرم فیروز بٹ صاحب ایڈووکیٹ اور میاں جی کے بھتیجے اور بھانجے پیش رہے ہیں۔ ان تمام برادران نے تابعداری اور اطاعت کا اس زمانہ میں ایک نیا باب لکھا ہے۔ اس زمانہ میں بزرگوں سے محبت ان کا احترام اور ان کی اطاعت عنقا ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن خاکسار اطاعت' محبت اور احترام کا نمونہ جو چونڈہ میں دیکھا ہے وہ ایک نہایت اعلیٰ مثال ہے۔ اور خاکسار اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہے کہ وہ رب کریم ان تمام خدمت گذاروں اور اطاعت گذاروں کو بہت اعلیٰ جزا عطا فرمائے۔ اور میاں جی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

استقامت کے حصول کیلئے ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خورشید عطا

واقفین نو

خورشید عطا اہلیہ مرزا عطاءالرحمان بیگ صاحب اپنی کتاب واقفین نو میں مزید کہتی ہیں:

عزم و ہمت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی بے ضرر سرگرمیوں میں روک ٹوک نہ کی جائے بلکہ انہیں آسانی بہم پہنچائی جائے اور رہنمائی کی جائے۔ مثلاً ہر بچے کو سیڑھیاں چڑھنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ اور ہر ماں اس موقعہ پر خوف زدہ ہو جاتی ہے جونہی بچہ رینگنا شروع کرتا ہے وہ سیڑھیاں چڑھنا چاہتا ہے۔ بعض دفعہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر چیخ و پکار اور وحشت کا اظہار نہ کریں بلکہ حوصلہ افزائی کریں۔ خود حفاظت کے لئے تیار رہیں۔ گرنے پر واویلا کرنا۔ پریشانی کا اظہار اس کو پست ہمت بنا دے گا۔ بے ضرر سرگرمیوں پر خواہ مخواہ روکنے سے' خوف دلانے اور ڈرانے سے بچہ بزدل ہو جائے گا۔ ساری عمر کش مکش کا شکار رہے گا۔ کوئی بھی نیا قدم اٹھانے اور کوئی کام شروع کرنے سے قبل تذبذب کا شکار ہو جائے گا۔ خوف کا احساس اس پر غالب رہے گا۔

غنا پیدا کرنا اور صبر کا جذبہ پیدا کرنا تقریباً ہم معنی چیزیں ہیں۔ بعض مائیں بچوں کا ندیدہ پن دور کرنے کے لئے انہیں سیر کرنا چاہتی ہیں لیکن اس سے لالچ اور ہوس پیدا ہوتی ہے لالچ اور ہوس سے محفوظ کرنے کے لئے صبر کی تربیت ہی کافی ہے۔ موجودہ دور میں بچے کی ہر خواہش پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے نتائج بالکل منفی پیدا ہوتے ہیں۔ بچے کی ہر خواہش پوری کرنے کے نتیجہ میں لالچ' ہوس' بے صبری اور بعد میں ضد' غصہ نفرت سب اسی وجہ سے ہیں۔

بچے کی ہر خواہش پوری کرنے کے نتیجہ میں بچہ عملی دنیا میں ناکام انسان بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور احساس محرومی کا شکار بھی۔ کیونکہ حقیقی دنیا میں ایسا نہیں ہوتا کہ جو خواہش پیدا ہو وہ پوری بھی ہو۔ بلکہ ہر جگہ رکاوٹ میں ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جدوجہد کے بعد بھی ضروری نہیں کہ سو فی صد کامیابی حاصل ہو۔

اس لئے بچے کو تربیت دینی ہو گی کہ اس دنیا میں تمام خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ کوئی خواہش پوری ہوتی ہے اور کوئی نہیں ہوتی۔ اس لئے بڑی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ کہ بچہ ضد بھی کرے اور مثبت انداز میں اس بات کو قبول کر لے کہ کبھی کبھی کوئی چیز نہیں بھی ملتی۔

قناعت بھی مندرجہ بالا نکتہ سمجھنے سے ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ بچہ کو جو دینا ہے دے کر سمجھا دیں کہ بس تمہارا حصہ اتنا ہی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں ملے گا۔ جب وہ اپنے حصہ پر اکتفا کرنا سیکھ لے گا اس میں آہستہ آہستہ قناعت کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔

امانت و دیانت کی صفت بچے کی ہمت سے فی الحال باہر ہے۔ مگر وہ سیکھ سکتا ہے کہ جب کوئی کھلونا یا کوئی چیز اسے دی جائے کہ اس سے کھیلو۔ کھیلنے کے بعد اس سے مانگ لیں۔ اس یقین دہانی پر اسے جب چاہے گا مل جائے گی۔ دوبارہ دیں۔ پھر واپس لیں۔ اس طریقہ سے وہ رکھی ہوئی چیز یا لی ہوئی چیز واپس دینا سیکھ لے گا۔

اطاعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بات بھی حکمت عملی سے منوائی جائے۔ ورنہ اس دور میں اطاعت گزار والدین پائے جاتے ہیں بچے نہیں۔ ادھر بچے نے کوئی مطالبہ کیا ادھر اسے پورا کر دیا گیا۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بچہ سے چھوٹے چھوٹے کام کروائیں۔ چاہے بلا ضرورت ہی ہوں۔ مثلاً یہ چیز وہاں رکھ دو۔ وہ چیز لے آؤ۔ اس چیز کو نہ چھیڑو۔ اس قسم کی پریکٹس سے اسے کہنا ماننے کی عادت ہو گی۔

مانٹسوری طریقہ تعلیم کی خوبیوں کو اپنانا ہو گا۔ اور اس کی خامیوں کو دور کرنا ہو گا۔ مندرجہ بالا تعلیمی و تربیتی و اخلاقی اور دینی امور پر مبنی خصوصیات کو مثبت مانٹسوری طریقہ تعلیم سے ہم آہنگ کر کے ایک نیا تعلیمی طریقہ یا نصاب بنانا ہو گا۔

مانٹسوری طریقہ تعلیم کی ایک بڑی خامی اس کا بنیادی طریقہ تدریس ہے وہ یہ ہے کہ بچوں کو بالکل کھلی فضا بغیر کسی دباؤ اور تحکم (Direction) کے مہیا کی جاتی ہے تاکہ بچوں کے جوہر کھلیں اور خود اعتمادی پیدا ہو۔ لیکن اس طریقہ تدریس کی اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ ان میں اطاعت کرنے کا مادہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وہ اپنے جبلی تقاضوں کے مطابق سکول میں وقت گزارتے ہیں۔ ان کے جبلی تقاضوں کو (Tame) (تربیت سدھانا) نہیں کیا جاتا۔ اگر پہلے جبلی تقاضوں کو نشوونما (Flourish) پانے کا موقعہ دیا جائے اور کوئی روک ٹوک نہ ہو تو بعد میں ان کو قابو کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس طرح کی فضا میں ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مگر یہ معاملہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا سا ہو جاتا ہے پھر یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ اس فضاء میں لیڈر بنتے ہیں۔ سارے تو لیڈر نہیں بن سکتے۔ جس میں فطری رجحان ہو گا اس کو مناسب ماحول ملے گا۔ تو وہی بن سکے گا۔ اور اگر سارے لیڈر بن بھی جائیں تو سب پاکستانی لیڈر بنیں گے۔ افہام و تفہیم' درگزر' وقت کا تقاضا' ان کی سمجھ سے بالاتر ہو گا۔

ہمیں جبلی تقاضوں کے سیلاب آنے سے قبل ہی بند باندھنے ہوں گے۔ یہی تربیت کا زمانہ ہے۔ کیونکہ بچوں کو آزاد چھوڑنے سے مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ منفی پہلو بھی پنپیں گے۔ اور زور پکڑیں گے۔

مثبت پہلوؤں کو ٹریس (Trace) تلاش کر کے ابھارنا ہو گا۔ اور منفی پہلوؤں کی حوصلہ شکنی کرنی ہو گی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اقوام متحدہ کا سربوں پر بمباری روکنے سے انکار

اقوام متحدہ نے روس کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں اس نے سربوں پر نیٹو کے طیاروں کی گولہ باری روکنے کی درخواست کی تھی۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ جب تک سربوں کی جارحانہ کارروائیاں بند نہیں ہوتیں اور سرائیوو شہر کا محاصرہ ختم نہیں کیا جاتا بمباری جاری رہے گی۔

نیٹو کے ترجمان نے اٹلی میں نیٹو کے ہیڈ کوارٹر میں بتایا ہے کہ نیٹو کے فضائی حملوں سے سربوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ میزائیلوں کے حملوں سے بھی فضائی بمباری کو تقویت ملی ہے لیکن ابھی تک ان ٹھکانوں کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکا۔

سربوں نے ان کے علاقوں پر کروز میزائیلوں کے حملوں کو وحشیانہ اقدام قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اس سے امن کے عمل کو زبردست نقصان پہنچے گا۔

نیٹو کے طیاروں نے سرائیوو کے ارد گرد سربوں کے مغربی ٹھکانوں پر بمباری کا سلسلہ پھر سے شروع کر دیا ہے بی بی سی ٹیلی ویژن کے مطابق نیٹو کے طیاروں نے تین گھنٹے تک سربوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔

اقوام متحدہ میں روس کے نمائندے سرجی یوروف نے نیٹو کے حملوں کو بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ نیٹو کے تازہ حملوں سے سلامتی کونسل کی جانب سے دیئے گئے مینڈیٹ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ روس نے سربوں کے ٹھکانوں پر نیٹو کی بمباری کی مخالفت میں اضافہ کر دیا ہے۔ تاہم روسی وزیر خارجہ کوزوروف نے نیٹو کے ممبر ممالک سے روسی سفیروں کو واپس بلائے جانے کا امکان مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ روس عالمی سطح پر کوئی محاذ آرائی نہیں چاہتا۔

روس کو سربوں کا ہمدرد اور سرپرست سمجھا جاتا تھا لیکن روس کا رویہ قدرے اعتدال پر مبنی ہوتا تھا۔ لیکن اب سربوں پر بمباری کی مسلسل مخالفت کر کے روس نے اپنے آپ کو سربوں کا سب سے بڑا حامی بنا لیا ہے۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے نیٹو کے طیاروں کی بمباری کی حمایت اور روس کے علاوہ کسی اور طرف سے قابل ذکر مخالفت کی عدم موجودگی میں روس سربوں کی حمایت میں اب تنہا رہ گیا ہے۔

بلقان کی جنگوں میں بھی جب ترکی کے ہاتھ سے یہ تمام علاقے، جن میں آج کا بوسنیا بھی شامل ہے، بزور چھینے جا رہے تھے تو اس وقت بھی روس سربوں کا سرگرم حامی اور حلیف تھا۔ آج بھی جبکہ بلقان کی جنگوں کو پون صدی گذر چکی ہے روس کا رویہ مسلمانوں کی مخالفت پر مبنی ہے۔ لیکن آج کا روس ماضی کی طرح کا طاقتور روس نہیں ہے آج اس کی آواز کمزور ہے اور وہ عالمی سطح پر کوئی فیصلہ کن کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔ للہذا اس کی تمام کاوشیں ناکامی سے دوچار ہو رہی ہیں۔

○○○

طالبان کا اصل چہرہ

طالبان کی ابتداء میں اسے دینی مدرسوں کے طلباء پر مشتمل بتایا جاتا تھا۔ افغانستان کی سبھی مجاہد تنظیمیں کٹر مسلمانوں پر مشتمل ہیں اور ان میں معتدل گروپس نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اب طالبان نے جبکہ وہ کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں اپنا اصل چہرہ دکھانا شروع کر دیا ہے۔

افغانستان کے صوبہ ہرات پر طالبان کا قبضہ ان کی ایک بڑی کامیابی تصور کی جا رہی ہے۔ اس صوبے پر قبضے کے بعد سے طالبان نے خواتین کو مختلف سرکاری اداروں میں کام کرنے سے روک دیا ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے لڑکیوں کو سکول جانے سے بھی روک دیا ہے۔ جینیوا میں یونی سیف کے نمائندہ نے اعلان کیا ہے کہ ہرات پر طالبان کے قبضے کے بعد سے صورت حال پرامن ہے لیکن اس صوبے کی نئی انتظامیہ نے جو طالبان پر مشتمل ہے۔ خواتین کو سرکاری اداروں میں کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اگرچہ سکول کھول دیئے گئے ہیں۔ لیکن لڑکیوں اور خواتین کو سکول جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ یاد رہے کہ طالبان نے جب قندھار پر قبضہ کیا تھا اس وقت بھی ایسے ہی اقدامات کئے گئے تھے۔ اگر طالبان نے پورے افغانستان پر قبضہ کر لیا تو عورتوں کی زندگی افغانستان میں اجیرن ہو جائے گی۔

○○○

ایران کی کویت کو وارننگ

ایران نے کویت کو خلیج میں بھاری تعداد میں امریکی فوج کی موجودگی پر متنبہ کیا ہے۔ ایران نے اپنے اس موقف کا اظہار ان کا دورہ کرنے والے کویتی وزیر خارجہ کے سامنے کیا ہے۔

ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے کویت کے وزیر خارجہ شیخ صباح سے ملاقات میں ان کو خبردار کیا کہ وہ غیر ملکیوں کو علاقے کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رکھے۔

ایران کے صدر نے کویت اور دیگر ممالک کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے فیصلوں میں دشمنوں کو اثر انداز ہونے کا موقع نہ دیں۔

کویت کے وزیر خارجہ نے اتوار کے روز ایران کا مختصر دورہ کیا اور صدر رفسنجانی کو کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح کا خصوصی پیغام پہنچایا۔

ایران کے وزیر داخلہ علی محمد بشارتی نے تو واضح طور پر کویتی وزیر خارجہ کو کہا کہ خلیج میں امریکی فوجوں کی موجودگی سے کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور علاقے کے ممالک کے درمیان اختلافات کو ہوا ملے گی۔

ایران نے یہ وارننگ اس وقت دی ہے جب ۱۴ سو امریکی فوجی کویت کے ساحلوں پر ڈیڑھ ماہ کے عرصے تک جاری رہنے والی فوجی مشقوں میں حصہ لینے آئے ہیں۔ کویت کی فوجیں بھی ستمبر کے نصف میں ان مشقوں میں امریکی فوجیوں کے ساتھ مل جائیں گی۔

ایران نے ان فوجی مشقوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔

> ہماری جماعت کو نیکی، تقویٰ، عبادت گزاری، دیانت، راستی اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Playing the Game

I know it's just to play the game
My Lord I like to win
But if I lose and hate the winner
I know that it's a sin
Whate'er the power and prowess You give
I use it the best of ways
I play and do observe the rules
With me my conscience plays
If I betray myself and win
I think I lose the game
It's not the prize that matters most
What matters is my name

If life's a game and we are players
Let winners play it well
Whoever plays a foul, my Lord
To turn him out, You ring the bell.

SONGS OF THE SOUL

کھیل کھیلنا

میں جانتا ہوں کہ کھیل کھیلنے کے لئے ہے
لیکن اے میرے آقا! میں جیتنا چاہتا ہوں
لیکن اگر میں ہار جاؤں اور جیتنے والے سے نفرت کرنے لگوں
تو میں جانتا ہوں کہ یہ گناہ کی بات ہے
جو طاقتیں تونے مجھے دی ہیں
میں ان کو بہترین طریق پر استعمال کرتا ہوں
میں کھیلتا ہوں اور کھیل کے قوانین کی پابندی کرتا ہوں
میرے ساتھ میرا ضمیر بھی کھیلتا ہے
اگر میں دھوکے کے ساتھ جیت جاؤں
تو میں سمجھتا ہوں کہ میں دراصل کھیل ہار گیا ہوں
انعام حاصل کرنا ہی تو اصل بات نہیں ہے
آخر میرا نام اور اس کا تشخص بھی تو کوئی چیز ہیں
(اور یہی زیادہ اہم ہیں)
اگر زندگی بھی ایک کھیل ہے
اور ہم اس کے کھلاڑی ہیں
تو چاہئے کہ جو جیتنے والے ہیں
وہ بہت اچھی طرح کھیلیں
اور جو کھیل میں کوئی خراب یا غلط بات کرتے ہیں
میرے آقا میں چاہتا ہوں کہ تو سیٹی بجائے اور انہیں کھیل کے میدان سے نکال دے

آپ کا خط ملا

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ ٹیکسلا سے لکھتی ہیں

دعا ہے آپ اللہ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں۔ 29- جولائی تا یکم اگست 95ء کے الفضل میں جلسہ سالانہ لندن کے حوالہ سے آپ کے قطعات بے حد پسند آئے۔ ان میں ہر اس دل کی ترجمانی پائی جاتی تھی، جو شامل تو نہ ہو سکے مگر ان کی روح واقعی سیراب ہوئی۔ آپ نے بہت خوبصورتی سے ہماری مبارکباد اور سلام دعا پہنچائی اور پھر کس قدر اپنائیت سے ان کے دلی جذبات کو بھی جاننا چاہا۔ اللہ کرے کہ سب کچھ نہ کچھ ضرور تحریر فرمائیں جو بھی انہوں نے دیکھا، سنا اور محسوس کیا مگر بقول آپ کے
آدھے کی نہیں، پونے کی نہیں یہ بات ہو سارے جلسے کی
تو اس طرح ہم تک پھولوں کا ایک حسین گلدستہ پہنچ سکے گا جس سے آنکھیں ٹھنڈک "ذہن معطر" اور روح نئی تازگی پائے گی۔
"چھوٹی سی بات" کے بعد "ایک نئی بات"

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کرنے کے لئے ریاستوں کو آئندہ بہت آزادی دینے پر آمادہ ہے۔ اگر اس وقت کے آنے سے پہلے جموں و کشمیر کے مسلمان آزاد نہ ہو گئے تو وہ بیرونی دباؤ جو جموں اور کشمیر ریاست پر آج ڈال سکتے ہیں کل نہیں ڈال سکیں گے۔ پس میرے نزدیک اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک کانفرنس جلد سے جلد لاہور یا سیالکوٹ یا راولپنڈی میں منعقد کی جائے اس کانفرنس میں جموں اور کشمیر سے بھی نمائندے بلوائے جائیں اور پنجاب اور اگر ہو سکے تو ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے مسلمان لیڈروں کو بھی بلایا جائے۔ اس کانفرنس میں ہمیں پورے طور پر جموں اور کشمیر کے نمائندوں سے حالات سن کر آئندہ کے لئے ایک طریق عمل تجویز کر لینا چاہئے۔ اور پھر ایک طرف حکومت ہند پر زور ڈالنا چاہئے کہ وہ کشمیر کی ریاست کو مجبور کرے کہ مسلمانوں کو حقوق دیئے جائیں دوسری طرف مہاراجہ جموں و کشمیر کے سامنے پورے طور پر معاملہ کو کھول کر رکھ دینے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ جس حد تک ان کو غلط فہمی میں رکھا گیا ہے وہ غلط فہمی دور ہو جائے اور اگر ان دونوں کوششوں سے کوئی نتیجہ نہ نکلے تو پھر ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ جن کے نتیجہ میں مسلمانان جموں و کشمیر وہ آزادی حاصل کر سکیں جو دوسرے علاقہ کے لوگوں کو حاصل ہے کیونکہ ریاست ہندو ہے ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا کہ ہم اپنے حقوق میں سے کچھ حصہ رئیس کے خاندان کے لئے چھوڑ دیں۔ لیکن یہ کسی صورت میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ پچانوے فی صدی آبادی کو پانچ فی صدی بلکہ اسے بھی کم حق دے کر خاموش کرا دیا جائے۔ میرے خیال میں کشمیری کانفرنس نے جو کچھ کام اس وقت تک کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ لیکن یہ سوال اس قسم کا نہیں کہ جس کو باقی مسلمان کشمیریوں کا سوال کہہ کر چھوڑ دیں۔ مسلمانان جموں و کشمیر کو اگر ان کے حق سے محروم رکھا جائے تو اس کا اثر صرف کشمیریوں پر نہیں پڑے گا بلکہ سارے مسلمانوں پر پڑے گا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے مسلمان تماشائی کے طور پر اس جنگ کو دیکھتے رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کانفرنس کی دعوت کشمیری کانفرنس کی طرف سے جاری ہونی چاہئے لیکن دعوت صرف کشمیریوں تک ہی محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ تمام مسلمانوں کو جو کوئی بھی اثر و رسوخ رکھتے ہیں اس مجلس میں شریک ہونے کی دعوت دینی چاہئے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر متحدہ کوشش کی جائے تو اس سوال کو جلد سے جلد حل نہ کیا جا سکے۔

بقیہ صفحہ 5

استاد کو بڑی ہوشیاری سے یہ دیکھنا ہو گا کہ کون سا بچہ غصہ سے بے قابو (Aggressive) ہو رہا ہے۔ اسے تھوڑا (Under Pressure) دباؤ میں رکھنا ہو گا۔ کون سا بچہ دباؤ کا شکار ہو رہا ہے اسے حوصلہ دلانا ہو گا۔ اور (Encourage) کرنا ہو گا۔

ہر بچے کو انفرادی توجہ دے کر اس کی ذہنی صلاحیت و جسمانی قوت کو اس کی استطاعت کے مطابق استعمال کرنا ہو گا۔

Q. ٹیسٹ کے بغیر بھی گہرے مشاہدے سے معلوم ہو جاتا ہے جب بچے کلاس میں ہوں یا کھیل رہے ہوں کہ کون سے بچے میں کون سی صلاحیتیں نظر آ رہی ہیں۔ ہر بچہ کے بارے میں ریکارڈ رکھا جائے اور پھر ساتھ ساتھ اس کے میلان۔ اس کی ترقیات اور ان میں کمی بیشی اور ان کی وجوہات بھی معلوم کر کے ریکارڈ رکھی جائیں۔

ٹیچر ترجیحی طور پر ماں نہیں ہونی چاہئے تاکہ (Object Tively) مشاہدہ کر سکے۔ حضرت امام جماعت الرابع ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے نے فرمایا تھا کہ ماں اپنے بچوں کے لئے جتنی شفیق ہوتی ہے دوسرے بچوں کے لئے اتنی ہی نقاد ہوتی ہے۔

سب سے ضروری بات دعا ہے۔ ماں باپ ہر لحہ بچوں کی دین و دنیا میں بھلائی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ دعا سے دلوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف فوج سے ان منصوبوں میں بڑھ چڑھ کر ترقی دے جو اس وقت محترم امام جماعت کے ذہن میں ہیں۔

بقیہ صفحہ 6

اور اب "اچھی بات" کے حوالے سے یہ کہوں گی کہ بات بات میں کیا خوب بات ہم تک پہنچ جاتی ہے۔ یکم اگست کی اشاعت میں نظم لٹا دیں زندگی اپنی' بہت اچھی لگی۔ الفضل میں کافی دنوں سے حضرت بانی سلسلہ کے دعا کے بارے میں فرمودات پڑھنے کو ملتے ہیں جس سے بہت ہمت بندھ جاتی ہے کہ پریشانیوں اور مشکلات کو آسان کرنے کا یہی ایک حل ہے۔ مزید الفضل 2- اگست 95ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے فرمان "دعا سوال بھی ہے اور عبادت بھی' اگر قبول ہو جائے تو دعا ورنہ عبادت شمار ہو گی" پڑھ کر ایمان تازہ ہوا۔

ماہنامہ خالد کا
ملک سیف الرحمان نمبر

ماہنامہ خالد ربوہ کا ستمبر و اکتوبر 1995ء کا شمارہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ہو گا اور ستمبر کے آخری ہفتے میں مجالس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ خریداران تک پہنچے گا۔ خریداران اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

وقف جدید کا عالمگیر نظام اور جماعت پاکستان کا مقام

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نظام کو اب عالمی وسعت عطاء فرما دی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی جماعتیں قربانیوں کے اس نئے میدان میں جوش و جذبہ سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان حالات میں جماعت ہائے پاکستان پر خصوصی ذمہ داری عائد ہو رہی ہے اور عالمی مسابقت الی الخیر کی اس زندگی بخش دوڑ میں ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ دنیا کے 150 ممالک کی جماعتوں کے لئے جماعت پاکستان پہلے کی طرح اب بھی ایک مثال اور نمونہ کا مقام قائم رکھے ہوئے ہے اور اس حوالہ سے انصار اللہ پاکستان پر خاص ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہے۔

اب جبکہ سال رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ زعماء کرام اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کی مجلس / جماعت کے تمام افراد۔ انصار' خدام' اطفال' لجنات و ناصرات۔ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو نیکیوں اور قربانیوں کی اس دوڑ میں شرکت سے محروم ہو۔ نیز یہ کہ تمام افراد جماعت اپنی حیثیت کے مطابق یعنی خدا تعالیٰ کی عطاء فرمودہ توفیق کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔

زعماء کرام اس ضمن میں اپنی کارکردگی اور اس کے معین کوائف سے مرکز کو آگاہ فرما دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب انصار کو ان الٰہی ذمہ داریوں کو مقبول صورت میں ادا کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

اعلیٰ تعلیم کے غیر قانونی ادارے

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے عوام کو ایک مرتبہ پھر خبردار کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے بعض پرائیویٹ کالج اور دیگر تعلیمی ادارے غیر قانونی طور پر قائم کئے جا رہے ہیں ان اداروں کا الحاق نہ تو کسی مقامی یونیورسٹی سے ہے اور نہ ہی ان کو ڈگری دینے کا اختیار ہے بعض ادارے اپنے اشتہار میں یہ دعوے بھی کرتے ہیں کہ وہ کسی غیر ملکی یونیورسٹی یا ادارے کے نمائندہ ہیں یا ان کے ذیلی کیمپس کے طور پر کام کر رہے ہیں یا وہ غیر ملکی تعلیمی ادارہ کی الحاق شدہ ذیلی شاخیں ہیں۔ ایسے کئی نام نہاد ادارے اپنے اشتہارات میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا نام بھی استعمال کر رہے ہیں۔ یہ ادارے طلباء سے بھاری فیس وصول کرتے ہیں اور تعلیم کے نام پر دھوکہ دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

عوام الناس کو خبردار کیا جاتا ہے کہ ایسے تمام ادارے قطعی طور پر غیر قانونی اور غیر مجاز حیثیت کے حامل ہیں۔ حکومت پاکستان یا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ان کی کسی حیثیت یا ڈگری کو تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی انہیں ڈگری دینے کا اختیار حاصل ہے مزید یہ کہ حکومت پاکستان نے کسی بھی غیر ملکی یونیورسٹی کو پاکستان میں اپنا کیمپس یا ذیلی شاخ قائم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے طلبہ کو چاہئے کہ وہ ان نام نہاد اداروں میں داخلہ لینے سے قبل اس امر کا اطمینان کر لیا کریں کہ:۔

1- کیا ان اداروں کا کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق ہے؟

2- کیا حکومت کی جانب سے ان کو ڈگری دینے کا اختیار دیا گیا ہے؟

3- کیا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے ان کی ڈگری تسلیم شدہ ہے؟

یہ وضاحت بھی کی جا رہی ہے کہ حکومت کی زیر نگرانی قائم شدہ یونیورسٹیوں کے علاوہ نجی شعبہ میں تاحال درج ذیل اداروں کا چارٹر حکومت پاکستان کی جانب سے منظور کیا گیا ہے اور ان کو ڈگری عطا کرنے کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔

1- آغا خان یونیورسٹی کراچی۔ 2- ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔ 3- غلام اسحاق انسٹی ٹیوٹ برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ٹوپی۔ 4- لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور۔

تعلیمی اداروں کے بارے میں صحیح صورت حال جاننے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے مرکزی دفتر یا علاقائی دفاتر سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر آپ اپنے پیسے اور وقت کے ضیاع کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

ڈائریکٹر اکیڈمکس
یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سیکٹر ایچ نائن اسلام آباد
(بحوالہ روزنامہ جنگ 95-9-10)
(نظارت تعلیم)

حالات زندگی

○ گذارش ہے کہ خاکسار اپنے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) امریکہ کے حالات زندگی قلم بند کر رہا ہے۔ میں ایسے دوست احباب سے جوان کی زندگی سے متعلق اگر کوئی معلومات رکھتے ہوں۔ خاص کر جوان کے اعلیٰ کردار کو اجاگر کرنے والے ہوں۔ تو از راہ نوازش مجھے جلد درج ذیل ایڈریس پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

لطیف احمد
فلیٹ نمبر 2- فیاض مارکیٹ
G-8/2 اسلام آباد- پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16۔ ستمبر۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ ایک اخبار نے یہ خبر دی ہے کہ سرحد پار کے مصدقہ ذرائع کے مطابق بھارت نے دس ہزار فوجی کابل پہنچا دیئے ہیں۔ جن کو افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی طالبان کے خلاف استعمال کریں گے۔ اس میں کمانڈوز بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے را کے ایجنٹوں کو بھی افغانستان پہنچا دیا ہے۔ جہاں سے وہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں تخریب کاری کے منصوبے بنا رہے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے سابق وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ گورایہ کو اغوا کرنے کے کیس میں بغاوت کا الزام واپس لے لیا ہے تاہم اس کیس میں دیگر الزامات پر مقدمہ جاری رہے گا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ اب بھی نواز شریف اور ان کے خاندان کے افراد کو ڈیڑھ سو کے قریب مقدمات کا سامنا ہے یاد رہے کہ اس مقدمہ میں امریکہ نے نواز شریف کی حمایت کرتے ہوئے اس کیس کو واپس لینے پر زور دیا تھا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بغاوت کا مقدمہ بنانے والے اب بھاگتے کیوں ہیں۔ مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ کوئٹہ پہنچنے پر نواز شریف کا شاندار استقبال کیا گیا انہوں نے کہا کہ قوم بیدار اور متحد ہے ہم پھر آئیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پیپلز پارٹی بھارت کو ٹوٹنے سے بچانے پر تلی ہوئی ہے۔

○ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی سب کمیٹی کے اجلاس میں پریسلر ترمیم کو معطل کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اجلاس میں پاکستان کے حامیوں کی اکثریت ہونے کے باوجود ناکامی ہوئی۔ اجلاس میں امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے اس امر کی شہادت دی کہ پاکستان ایران کو جوہری ہتھیاروں کی تیاری میں مدد نہیں رہے رہا۔ اس طرح سے پریسلر ترمیم میں نرمی اور لچک پیدا کرنے کی کوششیں ایک بار پھر ناکام ہوتی نظر آرہی ہیں۔

○ سینئر امریکی حکام نے سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی میں پاکستان کے خلاف پابندیاں ختم کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ رابن رافیل نے کہا کہ پریسلر ترمیم کے تحت پابندیوں سے پاکستان کے ساتھ مل کر کام کرنے کی امریکی کوششوں میں رکاوٹ پڑی ہے۔ مسٹر رائیڈل نے کہا کہ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی ضروری ہے۔ سینیٹر براؤن نے کہا کہ پریسلر قانون کی پابندیاں نرم کرانے کے سلسلہ میں میری کوششیں امریکی صدر کی سفارشات کے مطابق ہیں۔ وہ فوجی سازو سامان کی پاکستان کے واپسی کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ سینیٹر لیری پریسلر نے کہا پاکستان نے امریکی امداد سے اپنا ایٹمی پروگرام جاری رکھا اور ایٹم بم بنائے۔ سینیٹر پیل نے کہا کہ میری ہمدردیاں بے نظیر کے ساتھ ہیں لیکن پاکستان کو ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے اور غیر ایٹمی ملک بننے کی خواہش کا عملی مظاہرہ کرنا ہوگا۔

○ چوہدری شجاعت حسین رکن مسلم لیگ (ن) نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت پنجاب پر اگلے ماہ پھر چڑھائی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ کے مفادات کے لئے اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے والوں کا بھرپور ساتھ دیں گے اس کا انحصار وزیر اعلیٰ پنجاب پر ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ میں با اختیار ہوں۔ بے اختیار نہیں ہوں بے اختیار وزارت اعلیٰ کس کام کی۔ انہوں نے کہا کہ پرویز الٰہی کی دستبرداری محض ڈرامہ تھی۔ مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ (ج) میں اتحاد کی طرف پیش قدمی کا تاثر دینے والے جھوٹے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے وزرائے اعلیٰ زبانی جمع خرچ کرتے رہے میں خود کو عوام کا خادم ثابت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم 90 روز میں بلدیاتی انتخابات کرا دیں گے۔ مسٹر منظور موہل جس پارٹی میں چاہیں چلے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بے نظیر اور وٹو کی رہنمائی میں کام کروں گا۔ میں انتقامی کارروائی پر یقین نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ پرویز الٰہی نے مجھے ووٹ تو دیا نہیں۔ اب شکست کھانے کے بعد ہمدردی جتا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں کرائے کی کوٹھی میں رہتا ہوں۔ امن و امان کے بعد روزگار اور تعلیم میری ترجیحات میں شامل ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کی غیر حاضری میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی قائمقام صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں وہ اتوار تک قائمقام صدر رہوں گے۔

○ افغانستان کی تیزی سے قوت پکڑتی ہوئی نئی مسلح تنظیم طالبان نے اپنے زیر قبضہ علاقے ہرات میں لڑکیوں کے سکول بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی سے انکار کر دیا ہے۔ طالبان نے کہا ہے کہ ہم اسلام کی بالادستی چاہتے ہیں۔ ان کے ترجمان نے کہا کہ پورے ملک پر قبضہ کے بعد علماء کی کمیٹی لڑکیوں کی تعلیم کے فیصلے پر نظر ثانی کرے گی۔

○ سویڈن کے ایک گاؤں میں ایک کسان نے سو کلوگرام وزنی ایک کدو پیدا کیا ہے جو دنیا کا سب سے زیادہ وزنی کدو قرار دیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

میں ہی آگئی ہے۔ صرف ایک خاص وقت میں ان کے جوش کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طبائع کمزور ہوتی ہیں۔ اس وقت ان کا بگڑنا اور لڑنا غیرت (دینی) پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے بدمعاش ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سچا جوش وہ ہے جو ٹھنڈے وقت میں بھی ہو۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ (دین حق) کا سچا نمونہ بن کر دکھائے۔ اور وہ اپنی غلطیوں سے (دین حق) کی ترقی کو پیچھے نہ ڈالنے والے ہوں۔

(از خطبہ 19۔ نومبر 1926ء)

تبدیلی دُکان
رؤف بکڈپو کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر
پہلے والی جگہ پر منتقل ہو گئی ہے

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف عبقری ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

غیر ملکی کرنسی سے متعلق ہر قسم کا کام
تبادلہ کرنسی، ترسیل رقم، ادائیگی فیس تعلیمی ادارہ جات، قیمت کتب و رسائل، باہر سے رقم منگوانا، ڈرافٹ یا ٹی ٹی وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
بیس سالہ تجربہ۔ مشورہ مفت۔ باقاعدہ لائسنس یافتہ ڈیلر
لائسنس نمبر FEL (C) 37/12-P-92
ٹی ایم فارن ایکسچینج سنٹر۔ لاہور
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE THE MALL, LAHORE, PAKISTAN
TEL: (92-42) 6369064-6368656-6368389-303235
MOBILE: (0342) 359349 FAX: (92-42) 6368797
98-BERKLEY COURT, BAKER STREET LONDON-NW.1 6AB
TEL: 071-935-0911 MOBILE:0831-572680

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سُرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
-/۲۵، -/۷۵	-/۱۵۰	-/۱۵، -/۲۵	-/۶	-/۱۰	فون 04524-211434